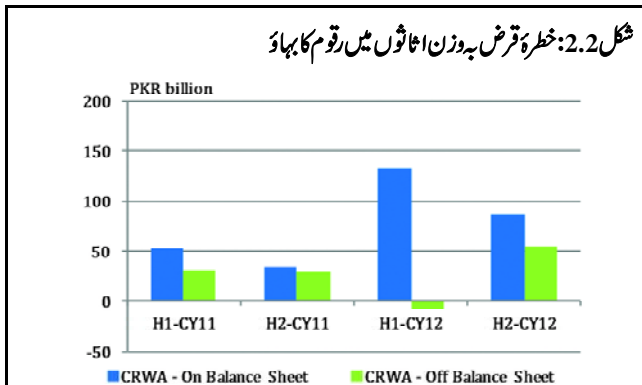
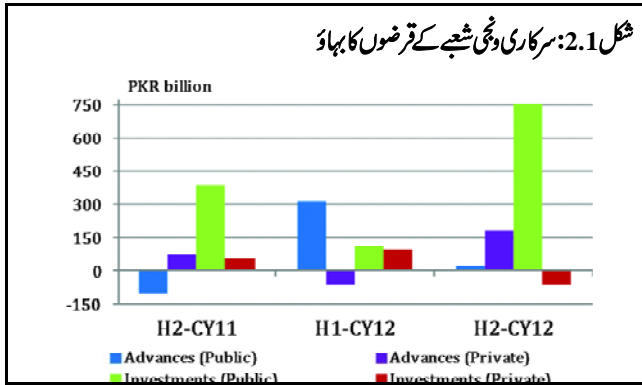


2 بینکاری شعبے کے خطرے کا تجزیہ

دشوار کاروباری حالات کے باوجود نئے قرضوں کے ساتھ ساتھ غیر فعال قرضوں میں کمی کے باعث خطرہ قرض قابو میں رہا۔ رقوم کی بازیابی میں اضافے اور مناسب تمویں سے اثاثہ جاتی معیار کو بہتر بنانے میں مدد ملی تھی۔ اگرچہ ٹیکسٹائل شعبے کی موسمی مالکاری میں نمو ہوئی تھی لیکن توانائی کے شعبے میں ارتکاز اب تک تشویش کا باعث ہے۔ بینکاری شعبے کی سیالیت کا خاکہ اطمینان بخش رہا تاہم نجی شعبے کی موسمی مالکاری ضروریات اور بینکاری شعبے کی میزانی قرض گیری میں اضافے کی وجہ سے فنڈز کی طلب بلند رہی تھی۔ ملکی اقتصادی ماحول کے بارے میں غیر یقینی کیفیت اور بیرونی پوزیشن پر مسلسل دباؤ کے باعث بینکاری نظام کی منڈی کا خاکہ خطر خاصی حد تک محدود رہا۔



خطرہ قرض

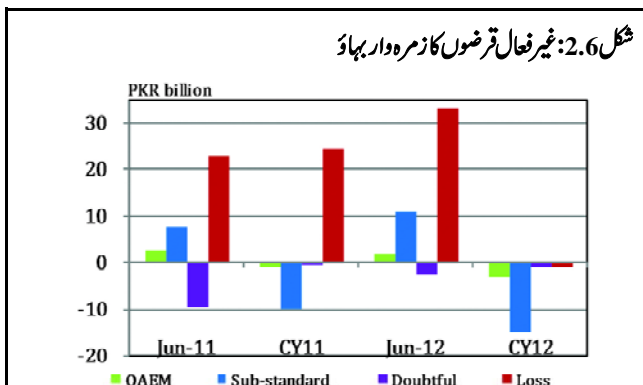
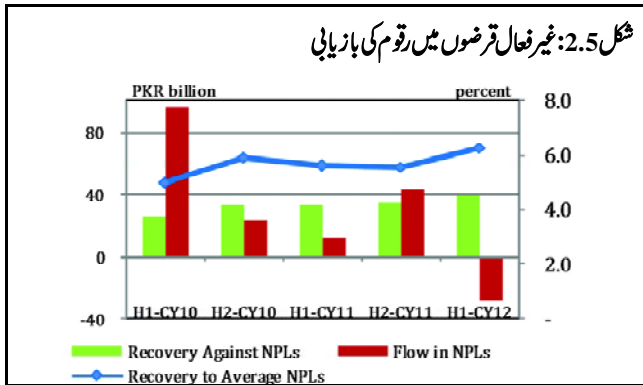
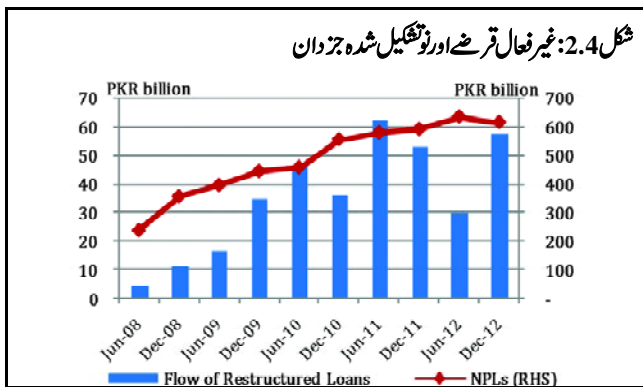
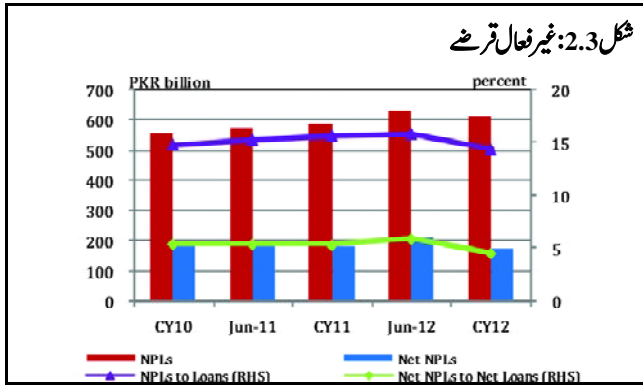
2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران خطرہ قرض قابل انتظام رہا تھا لیکن بینکاری صنعت کے مجموعی خطرے میں اس کا کردار اہمیت کا حامل رہا تھا۔ مجموعی طور پر بینکاری شعبے کے خام قرضوں میں 6.26 فیصد کی بہتر ترقی نمودار کی گئی۔ بیشتر اضافی قرضے نجی شعبے کو دیے گئے تھے جبکہ سرکاری شعبے کے قرضوں میں معمولی اضافہ ہوا تھا (شکل 2.1)۔ بازیابی کی رقوم میں خاطر خواہ اضافے کے باعث غیر فعال قرضوں میں کمی کے نتیجے میں 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران مجموعی اثاثہ جات میں بہتری دیکھی گئی۔

خطرہ قرض کے بہ وزن اثاثے بڑھتے رہے۔۔۔

2012ء کی دوسری ششماہی میں بینکاری شعبے کے خطرہ قرض کے بہ وزن اثاثوں میں 3.7 فیصد اضافہ ہوا۔ خطرہ قرض کے بہ وزن اثاثوں میں اضافہ نجی شعبے کے قرضوں میں 5.7 فیصد نمو اور سرکاری شعبے کے قرضوں میں 2.8 فیصد اضافے کے باعث ہوا تھا۔ یہ 2012ء کی پہلی ششماہی کے برعکس ہے جب نجی شعبے کے جزدان میں کمی اور کم خطرے کے حامل سرکاری شعبے کے قرضوں میں خاطر خواہ نمو خطرہ قرض کے بہ وزن اثاثوں میں کمی کا باعث بنے تھے۔

خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں 2012ء کی دوسری ششماہی میں بیلنس شیٹ پر موجود اور بیلنس شیٹ سے الگ اثاثوں میں اضافہ ہوا (شکل 2.2)۔ چونکہ زیادہ تر اضافہ نجی شعبے کے قرضوں میں ہوا تھا جو خطرے کا بلند وزن رکھتے ہیں، اس کے نتیجے میں بیلنس شیٹ پر موجود خطرہ قرض بہ وزن اثاثے بڑھ گئے تھے۔ جبکہ تجارتی کاروبار میں اضافہ جس کی عکاسی تجارت سے متعلق ہنگامی حالات، وعدوں اور بلند برآمدی نو مالکاری سے ہوتی ہے³⁵، یہ خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کی بیلنس شیٹ سے الگ قدر میں جمع کیے گئے۔

35 ترقیاتی مالیات جائزہ دسمبر 2012ء کے لحاظ سے زائد المیاد برآمدی وصولیوں کو برآمدی مالکاری اسکیم کے ساتھ جولائی 2011ء میں منسلک کیا گیا تھا تاکہ ای ایف ایس حاصل کرنے والے قرض گیر زائد المیاد برآمدی وصولیوں کو اپنے گزشتہ برس کی برآمدات کے 5 فیصد سے کم پر رکھیں۔ ابتدائی طور پر اس اقدام سے ای ایف ایس مالکاری کے حجم میں کمی ہوئی تھی لیکن بعد ازاں قرض گیروں نے اپنی زائد المیاد آمدنی کی مطابقت کرتے ہوئے اسے مجوزہ حدود کے مطابق رکھا، جس کا نتیجہ 2012ء کی پہلی ششماہی میں ای ایف ایس جزدان میں تیزی کی صورت میں نکلا تھا۔



غیر فعال قرضوں میں پانچ برسوں بعد پہلی مرتبہ کمی

دیکھی گئی۔۔۔

2008ء کے بعد سے پہلی مرتبہ غیر فعال قرضوں میں کمی کے باعث ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کے اثاثہ جاتی معیار میں بہتری دیکھی گئی۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران غیر فعال قرضے 3.13 فیصد کمی کے ساتھ گزر کر 607 ارب روپے رہ گئے جس کے ساتھ قرضوں میں توسیع کے نتیجے میں انفیکشن کا تناسب 14.5 فیصد ہو گیا (شکل 2.3)۔ دیگر عوامل کے علاوہ گذشتہ چند برسوں کے مقابلے میں بینکوں کے قرضوں میں کمزور سرگرمی کا بھی گذشتہ چند برسوں کے دوران نئے غیر فعال قرضوں کو کم کرنے میں کردار رہا ہے، جس کے نتیجے میں 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران متاثرہ جزدان میں کمی واقع ہوئی۔

غیر فعال قرضوں میں کمی کا ایک اور سبب جزدانوں کی ری شیڈولنگ / تشکیل نو تھا۔ چند بڑے کارپوریٹ اداروں کے قرضوں کے جزدان کی کامیاب تشکیل نو سے بینکوں کو غیر فعال قرضوں کا بہاؤ محدود کرنے میں مدد ملی جبکہ اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا کہ متحرک کارپوریٹ شعبہ آپریشنل رہے۔ غیر فعال قرضوں کے بہاؤ پر ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ قرضوں کی ری شیڈولنگ / تشکیل نو کے نتیجے میں درجہ بندی کے مختلف زمروں کے غیر فعال قرضوں میں کمی ہوئی تھی (شکل 2.4)۔

رقوم کی بازیابی نے متاثرہ جزدان میں کمی کا عمل تیز

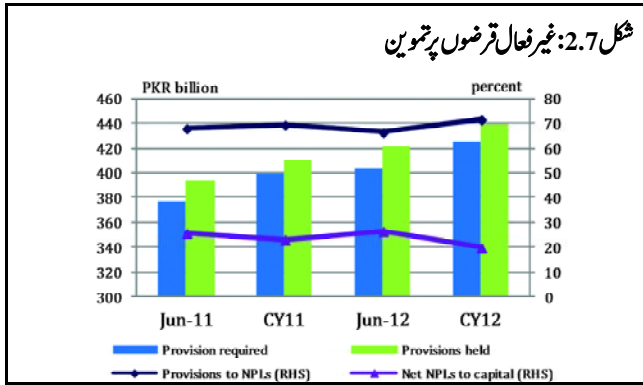
کر دیا۔۔۔

گذشتہ ششماہی کے مقابلے میں خاصی بازیابی کے نتیجے میں متاثرہ جزدان کے اہم حصے میں کمی ہوئی تھی۔ 2012ء کی دوسری ششماہی میں بازیابی میں 14 فیصد اضافہ ہوا جو پہلی ششماہی میں 4.24 فیصد تھا۔ اس کے نتیجے میں 2012ء کی پہلی ششماہی میں غیر فعال قرضوں کی بازیابی کا اوسط تناسب 2012ء کی دوسری ششماہی میں بڑھ کر 6.3 فیصد ہو گیا جو پہلی ششماہی میں 6.3 فیصد تھا (شکل 2.5)۔ قرضوں کی بازیابی تخصیصی بینکوں میں زیادہ نمایاں تھی جس کے بعد مقامی نجی بینکوں (ایل پی بیز) کا نمبر آتا ہے۔

تموین کی مناسب سطح نے پرخطر سرمائے کی سطح

میں کمی کر دی۔۔۔

2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران غیر فعال قرضوں میں کمی تمام زمروں میں دیکھی گئی، اور زیادہ کمی مشکوک کے زمروں میں درجہ بند غیر فعال قرضوں میں دیکھی گئی (شکل 2.6)۔ تاہم، تموین کی مطلوبہ سطح میں مختلف زمروں کے مابین



تبدیلیوں کے باعث اضافے کے ساتھ ساتھ قیمت فروخت لازم کے فائدے کا مرحلہ وار خاتمہ بھی شامل تھا۔ 36 تمویں کی کوریج 2012ء کی پہلی ششماہی کے 66.3 فیصد سے بڑھ کر 2012ء کی دوسری ششماہی میں 71.5 فیصد تک پہنچ گئی (شکل 2.7)۔ اس کے نتیجے میں غیر فعال قرضوں میں 18 فیصد کمی ہوئی اور انفیکشن کا خالص تناسب 1.4 فیصدی درجے کی کے ساتھ 4.6 فیصد ہو گیا۔ اثاثہ جاتی معیار میں بہتری کے ساتھ ساتھ پرخطر سرمائے میں بھی خاصی کمی دیکھی گئی تھی۔ گزشتہ ششماہی کے مقابلے میں خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب 6.5 فیصدی درجے کی کے ساتھ 20.0 فیصد ہو گیا (جدول 2.1)۔

جدول 2.1: بینک کے ذمے کے لحاظ سے اثاثہ جاتی معیار

فیصد میں				
جون 12ء				
2012ء				
خالص غیر فعال قرضے اور سرمایہ	تمویں کوریج	خالص انفیکشن تناسب	انفیکشن تناسب	انفیکشن تناسب
32.4	62.8	7.1	16.9	22.7
15.9	75.2	3.6	13.3	13.4
1.4	94.0	1.0	13.4	11.1
18.8	72.0	4.4	14.1	15.5
-	61.3	12.9	27.6	30.4
20.0	71.5	4.6	14.5	15.9

سرکاری شعبے کے کمرشل بینک انفیکشن میں بہتری کے

لحاظ سے سرفہرست رہے، جبکہ بیرونی بینک محدود رہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی میں پبلک سیکٹر کمرشل بینکس (پی ایس سی بیز) نے غیر فعال قرضوں اور انفیکشن کا تناسب کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس شعبے نے سال کے ابتدائی مہینوں کے دوران اپنے اثاثہ جاتی معیار (18.11 فیصد اضافہ) میں خاصے بگاڑ سے نمٹنے پر مثبت ردعمل ظاہر کیا تھا اور متعدد اقدامات کیے تھے جن سے غیر فعال قرضوں میں 17 فیصد کمی واقع ہو گئی۔ سرکاری کارپوریٹ شعبے کے غیر فعال قرضوں میں کمی کا غیر فعال قرضے کم کرنے میں بڑا حصہ تھا جس کے بعد نجی ماکناری اور ایس ایم ایز کا نمبر آتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، تمام اجزا کو قرض گاری میں اضافہ ہوا ہے جس میں سرکاری ونجی کارپوریٹ شعبوں کا حصہ بڑا ہے۔ غیر فعال قرضوں میں کمی اور جزدان کے بڑے حجم نے مشترکہ طور پر سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں کے انفیکشن تناسب میں 5.8 فیصدی درجے کی کردی تھی (جدول 2.1)۔

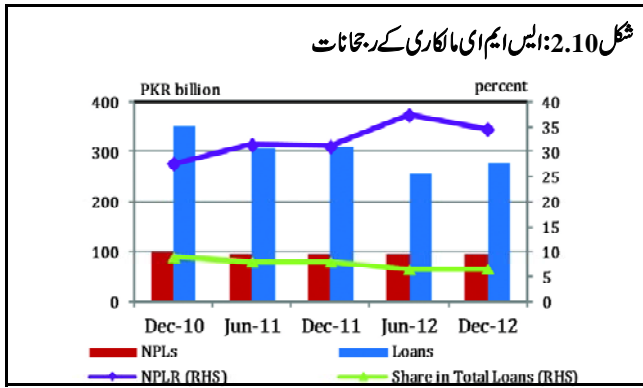
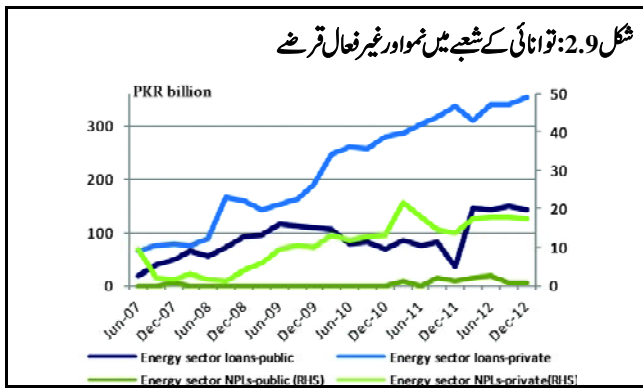
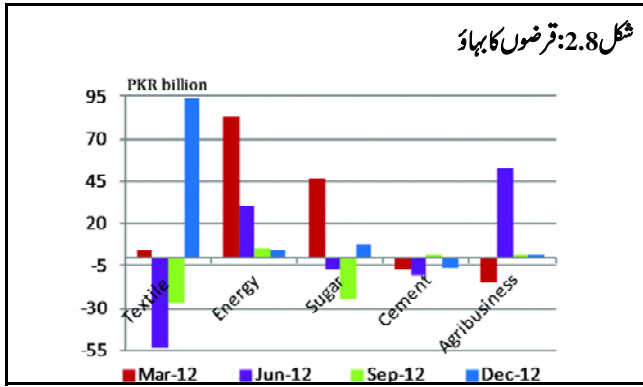
جدول 2.2: بینک کے سائز کے لحاظ سے اثاثہ جاتی معیار

فیصد میں				
جون 12ء				
2012ء				
خالص غیر فعال قرضے اور سرمایہ	تمویں کوریج	خالص انفیکشن تناسب	انفیکشن تناسب	انفیکشن تناسب
8.3	83.5	2.2	11.8	13.9
42.0	60.4	7.3	16.5	17.0
43.7	61.4	8.2	18.8	20.4
13.2	65.2	4.6	12.1	10.2
19.9	71.5	4.6	14.5	15.9

صنعت کے غیر فعال قرضوں (5.3 فیصد) میں اپنے چھوٹے حصے کے باوجود تخصیصی بینکوں کے باعث سرکاری شعبے کے غیر فعال قرضوں میں 8.2 فیصد کمی ہوئی۔ دوسری جانب، صنعت کا اہم حصہ ہونے کی وجہ سے مقامی نجی بینک طے چلے رجحان کو ظاہر کر رہے ہیں کیونکہ خام غیر فعال قرضوں میں معمولی (3.8 فیصد) اضافہ ہوا جبکہ انفیکشن کا تناسب 18 پیس پوائنٹس تک گر گیا تھا۔

صنعت کے غیر فعال قرضوں میں 2 فیصد سے کم حصہ رکھنے والے بیرونی بینکوں میں غیر فعال قرضوں میں اضافے اور واجب الادا جزدان میں کمی کے باعث انفیکشن تناسبات خراب رہے۔ اسن واما کی خراب صورتحال نے بیرونی بینکوں کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اپنے آپریٹرز میں کمی کر دیں اور بعض حویل کا سودا کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اسی لیے بیرونی بینکوں کے انفیکشن تناسبات میں بگاڑ جاری رہا تھا۔ مزید برآں، چھوٹے حجم کی وجہ سے بیرونی بینکوں نے بینکوں کے انفیکشن تناسب کو متاثر کیا، اثاثوں کے حجم کے لحاظ سے ان کی درجہ بندی 21 تا 30 میں کی جاتی ہے۔ توقع کے مطابق صنعت کے بقیہ 20 بینکوں کے انفیکشن تناسب میں بہتری دیکھی گئی۔

36 اضافی قیمت فروخت لازم کے فائدے کی اکتوبر 2011ء میں اجازت دی گئی تھی، جسے مرحلہ وار ختم کر دیا گیا، جس کی وجہ سے اضافی تمویں کی ضرورت پڑی۔



جدول 2.3: صارفی ماکاری کا غیر فعال قرضوں کا تناسب

فیصد میں
(صرف نجی شعبے)

انفیکشن تناسب	حصہ		انفیکشن تناسب
	دسمبر 12ء	جون 12ء	
کریڈٹ کارڈ	21.52	21.02	9.25
گاڑیوں کے قرضے	10.26	10.40	18.12
صارفی پائیدار	71.65	68.87	0.05
مارگج قرضے	31.38	30.37	21.17
دیگر ذاتی قرضے	13.50	14.81	51.40
مجموعی	17.47	18.11	100.00

ٹیکسٹائل کے شعبے میں نمو جبکہ شکر اور زرعی کاروبار

میں ملا جلا رجحان رہا۔۔۔

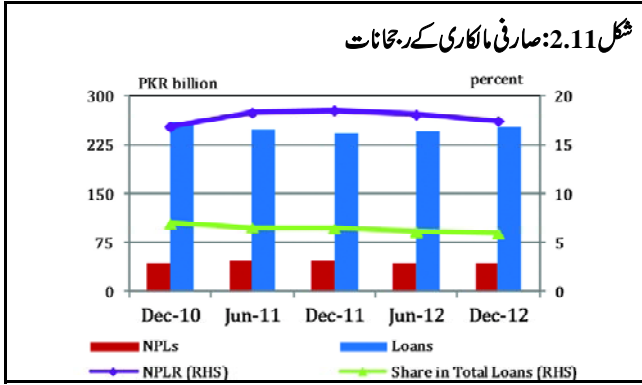
جیسا کہ باب 1 میں دکھایا گیا ہے کہ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل شعبے کی قرض گاری میں خاصی نمو ہوئی۔ زراعت کے ساتھ اس شعبے کے مضبوط روابط اور برآمدات میں اہم حصے کی وجہ سے قرضوں کا اس شعبے میں ارتکاز فطری ہے، جن میں 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران مجموعی قرضوں میں 16.7 فیصد اضافہ ہوا تھا (جدول 2.2)۔ ماکاری میں اضافے کے باعث شعبے کے مجموعی انفیکشن تناسب میں 2.2 فیصد بہتری آئی۔ تاہم، 29.6 فیصد کی سطح پر انفیکشن کا تناسب ماکاری کے بعض شعبوں کے مقابلے میں بلند رہا۔ اگرچہ دشوار سماجی و سیاسی اور کاروباری حالات کا تسلسل بھی انفیکشن تناسب کو بلند رکھنے میں اہم رہا ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ بینک شعبے کے بلند انفیکشن والے جزدان کے بہتر انتظام اور قرضوں کی بازیابی کے لیے کوششیں کریں۔ تاہم، شکر کے شعبے کے غیر فعال قرضوں میں بھی کمی ہوئی اور انفیکشن کی شرح شعبے کے قرضوں میں کمی کی بلند شرح کے باعث بڑھ گئی تھی (شکل 2.8)۔ زرعی کاروبار میں 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران 1.04 فیصد کی معمولی نمو ہوئی تھی۔ قرضوں میں اس نمو اور غیر فعال قرضوں میں کمی سے انفیکشن تناسب میں 1.46 فیصد بہتری دیکھی گئی۔

توانائی کے شعبے میں ارتکاز کی سطح بلند رہی۔۔۔

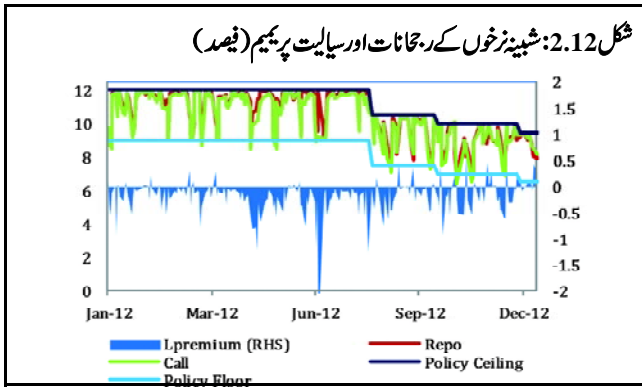
گذشتہ چند برسوں اور خصوصاً 2012ء میں توانائی کے شعبے میں قرضوں کے اکتشاف میں توانائی کے جاری بحران کی وجہ سے خاصی بہتری دیکھی گئی۔ اگرچہ توانائی شعبے کی پیداوار و ترسیل (پی ٹی ای ایس) کے قرضوں میں نمو 2012ء کے آخری چھ مہینوں میں کم ہو کر 2.01 فیصد کی معتدل سطح پر آ گئی تھی لیکن ارتکاز کی سطح 11.7 فیصد کی بلند سطح پر رہی، اور ٹیکسٹائل شعبے کے بعد یہ دوسرے نمبر پر ہے۔ اس جزدان کا اہم حصہ سرکاری شعبے کی قرض گیری کو ظاہر کرتا ہے۔ بینکوں کے سرفہرست 25 سرکاری و نجی قرض گروں کے تجزیے سے بھی پی ٹی ای ایس میں قرضوں کا بلند ارتکاز ظاہر ہوتا ہے۔ ان سرفہرست فنڈز استعمال کرنے والوں میں سرکاری شعبے کے ایک تہائی سے زائد اور نجی شعبے کے ایک چوتھائی قرض گروں کا تعلق توانائی کے شعبے سے تھا۔ تاہم، اس شعبے میں انفیکشن کی شرح پست رہی اور غیر فعال قرضوں میں معمولی کمی کے باعث اس میں بہتری دیکھی گئی جس کے نتیجے میں انفیکشن کی شرح 50 پی ٹی ای ایس کمی کے بعد 3.7 فیصد ہو گئی (شکل 2.9)۔

ایس ایم ای جزدان زندگی کی علامات ظاہر کر رہا ہے۔۔۔

قرضوں میں اضافے کے باعث ایس ایم ای جزدان بھی اسی راہ پر گامزن رہا



اور اس میں 7.32 فیصد کی تناسب توسیع ہوئی جس سے بیکاری صنعت کے مجموعی واجب الادا قرضوں میں اسے اپنا حصہ برقرار رکھنے میں مدد ملی تھی (شکل 2.10)۔ اس اضافے کا بیشتر حصہ ٹیکسٹائل و شکر کی صنعت کو فراہم کردہ جاری سرمائے کی مالکاری میں توسیع کے باعث ممکن ہوا تھا۔ ایس ایم ایز کے غیر فعال قرضوں میں کمی کے نتیجے میں اس کے انفیکشن تناسب میں 2.82 فیصد بہتری آئی جو اب بھی 34.7 فیصد کی بلند سطح پر ہے اور خصوصاً ٹیکسٹائل کے شعبے میں انفیکشن کی بلند شرح کے بہت حد تک مطابق ہے۔



جبکہ صارفی مالکاری میں بتدریج نمو ہوئی۔۔۔ دیگر ذاتی قرضوں میں بتدریج لیکن پائیدار نمو کے باعث صارفی مالکاری میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران رہن، پائیدار صارفی اشیا، گاڑی کے قرضوں اور کریڈٹ کارڈز کے جزدانوں میں مزید کمی ہوئی جبکہ دیگر ذاتی قرضوں میں ہونے والے اضافے نے اس کی تلافی کر دی (جدول 2.3)۔ صارفی جزدان کے متاثرہ حصے میں 64 پیس پوائنٹس کمی واقع ہوئی جس نے 2012ء کی دوسری ششماہی میں مجموعی انفیکشن تناسب کو کم کر کے 17.5 فیصد کر دیا جو 2012ء کی پہلی ششماہی میں 18.1 فیصد تھا (شکل 2.11)۔ یہ کمی صارفی جزدان کے بعض زمروں میں دیکھی گئی تاہم انفیکشن کی شرح میں کمی دیگر ذاتی قرضوں میں زیادہ نمایاں تھی۔

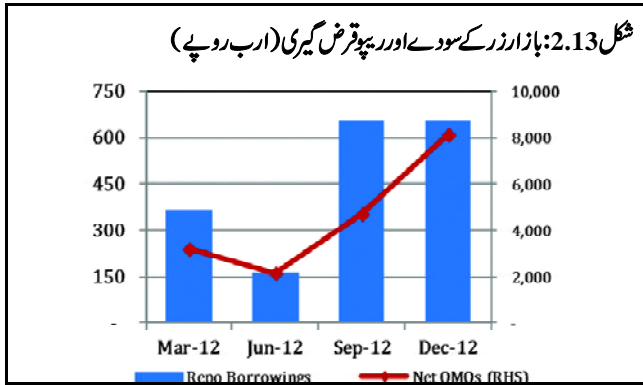
خطرہ سیالیت

2007-08ء کے حالیہ عالمی مالی بحران نے خطرہ سیالیت کے موثر انتظام کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے، جس کے نتیجے میں بازل سوم میں سیالیت کے نئے معیارات (سیالیت کی کوریج کا تناسب اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب) متعارف کرائے گئے ہیں۔ پاکستان میں اسٹیٹ بینک نے گذشتہ برسوں میں بینکوں کو درپیش سیالیت کے مسائل کا مستعدی سے انتظام کیا ہے اور ضوابطی فریم ورک میں تبدیلی کی جس سے سیالیت کے بحران سے بچنے میں مدد ملی تھی۔

2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران خطرے سے پاک حکومتی تمسکات کے بڑھتے ہوئے حجم کی وجہ سے بیکاری شعبے کی سیالیت کا خاکہ اطمینان بخش رہا۔ تاہم، نجی شعبے کی جانب سے عمومی مالکاری ضروریات اور بیکاری شعبے سے میزانی قرض گیری میں اضافے کے باعث قرضوں کی طلب بلند رہی۔ امانتوں میں معتدل نمو کے باوجود بینکوں نے فنڈ جمع کرنے کے لیے بازار سے رجوع کیا جس میں اسٹیٹ بینک کی سرگرم معاونت کے باعث سہولت دی گئی۔ بازار میں سیالیت کی مشکل صورتحال کے باوجود بلند اور فنڈز پر مبنی بڑھتی ہوئی سیالیت زیر جائزہ مدت کے دوران بیکاری شعبے کی سیالیت کے اظہار یوں کی بہتری میں معاون ثابت ہوئی۔

اسٹیٹ بینک کی سرگرم مداخلت نے منڈی کی سیالیت کو مستحکم رکھا۔۔۔

2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی کی بلند سطح اور سرکاری شعبے کی جانب سے مالکاری کی مسلسل بلند طلب کے باعث بازار میں سیالیت مشکلات کا شکار رہی۔ اس کے نتیجے میں بینکوں نے بازار سے بھاری قرض گیری کے لیے رجوع کیا جس کی نشاندہی قرض گیری میں 100 فیصد اضافے سے ہوتی ہے، جس نے 2012ء کی پوری ششماہی کے دوران قلیل مدتی شبیہ زرخوں کو تغیر پذیر رکھا تھا (شکل 2.12)۔ اسٹیٹ بینک نے بازار کی صورتحال میں بہتری کے لیے بازار زر کے سودوں کے ذریعے قوم کا

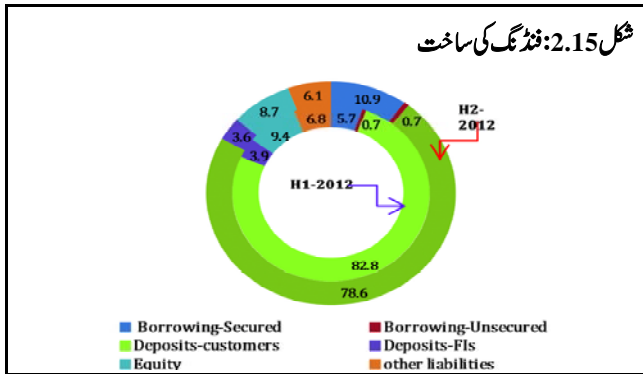
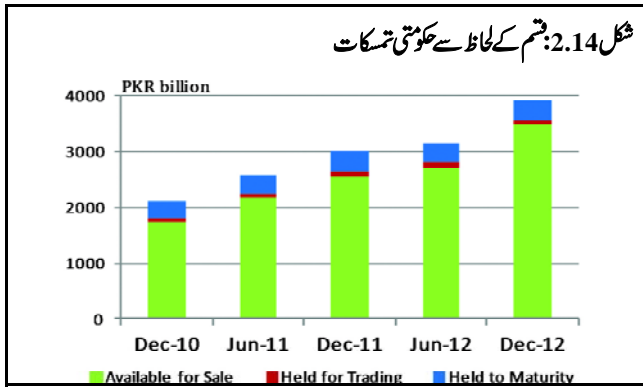


خاصا ادخال کیا۔ بازار میں حکومت کے موجودہ قرضوں کے اجراءے ثانی اور فنڈنگ کی اضافی ضروریات کے لیے بینکاری شعبے کی جانب سے سیالیت کی مسلسل بلند طلب کے لیے تاریخی لحاظ سے ریپو کی سرگرمی کی بلند ترین سطح دیکھی گئی³⁷ (شکل 2.13)۔

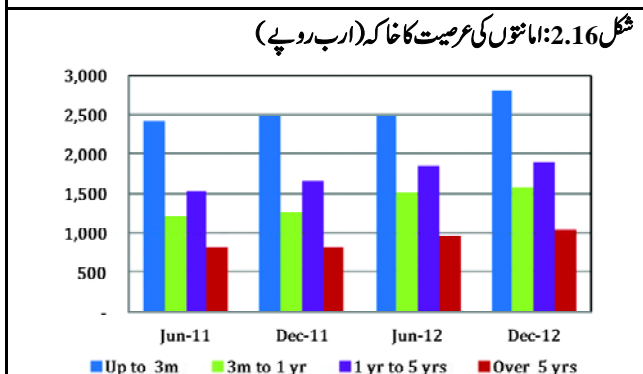
جبکہ بینکوں نے سیالیت کے فوری انتظام کے لیے اپنی

سیالیت کی ترجیح کو برقرار رکھا تھا۔۔۔

بازار میں سیالیت کے مسلسل دباؤ کی وجہ سے بینکوں نے سرمایہ کاریوں کے زمرے دستیاب برائے فروخت میں بیشتر تسکات رکھنے کو ترجیح دی۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینکاری شعبے نے اپنی سرمایہ کاریوں میں مزید اضافہ کیا جو ایم ٹی پیز اور پی آئی پیز دونوں میں 31.3 فیصد اضافے سے ظاہر ہے۔ اس میں بیشتر اضافی سرمایہ کاریاں دستیاب برائے فروخت زمرے میں رکھی گئیں جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ بازار میں سیالیت کی ضروریات پوری کرنے کے متعلق بینکوں کی سیالیت کی ترجیحات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ حصے کے لحاظ سے 94 فیصد ایم ٹی پیز اور 71 فیصد پی آئی پیز 2012ء کے آخر تک دستیاب برائے فروخت زمرے میں رکھے گئے تھے (شکل 2.14)۔



مالی اداروں سے حکومتی تسکات میں امانتوں و قرض گیری کے خاطر خواہ حصے کی فراہمی کے ساتھ 2012ء کی دوسری ششماہی میں بینکاری نظام میں فنڈ پر مبنی سیالیت کی سہولت میں مزید بہتری دیکھی گئی۔ 7.2 فیصد کی معتدل نمونے بینکاری شعبے کی سیالیت کے استحکام میں کردار ادا کیا (شکل 2.15)۔ امانتوں کی عرصیت کے خاکے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ زیر جائزہ مدت کے دوران قلیل مدتی (3 ماہ تک) و طویل مدتی دونوں امانتوں میں اضافہ ہوا جبکہ وسط مدتی امانتیں ٹھہریں (شکل 2.16)۔ مندرجہ بالا اضافے کا سبب بینکوں کی جانب سے معین امانتوں پر دی جانے والی منافع کی بلند شرح ہو سکتا ہے³⁸ جبکہ طبعی امانتوں میں سست نمو وسط مدتی عرصیت والی امانتوں کی نمو میں رکاوٹ بن گئیں۔³⁹

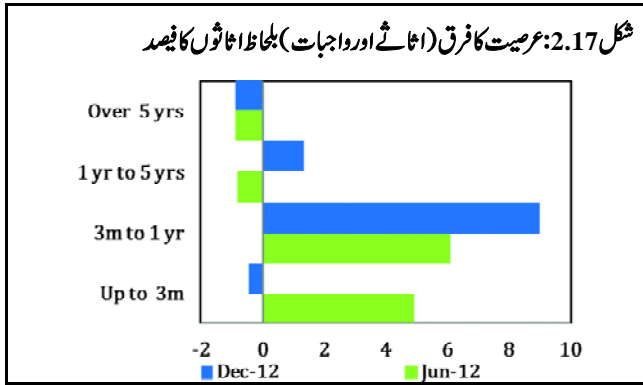


نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں اضافے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹسٹری وسط مدتی امانتوں کا نتیجہ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران 3 ماہ تا 1 سال تک کی عرصیت کے فرق میں خاصی بہتری کی صورت میں برآمد ہوا (شکل 2.17)۔ دوسری جانب، طویل مدتی ماکاری میں کمی نے 2012ء کے دوران 5 برسوں کی بکٹ کے

37 دیکھئے باب 5۔ مالی منڈیاں، بازار کی سیالیت اور بازار زر کے سودوں کے ذریعے ادخال پر مزید بحث کے لیے۔

38 اسٹیٹ بینک نے 2012ء کے بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 1 کے ذریعے اعلان کیا تھا کہ یکم مئی 2012ء سے پاکستانی روپے کی تمام بچت امانتوں پر کم از کم منافع کی شرح 6.0 فیصد ہوگی۔

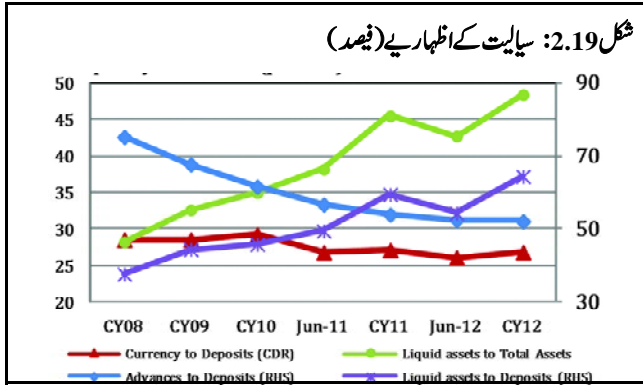
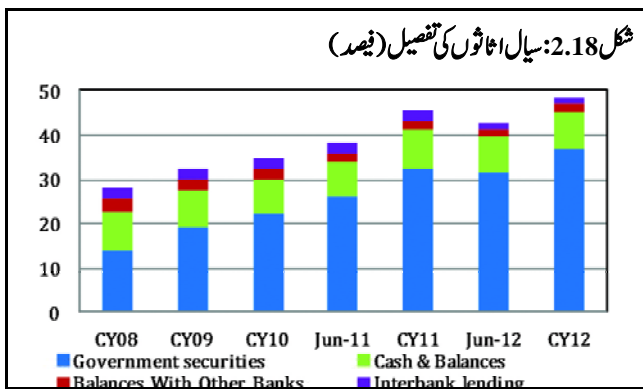
39 اس کا سبب 2011ء کے بی ایس ڈی سرکلر نمبر 3 میں دی گئی ہدایات جاری ہونے کے بعد بینکوں کی جانب سے طبعی امانتوں کو 3 ماہ کے بجائے ان کی متوقع عرصیت کی بنیاد پر طویل مدتی بکٹ میں رکھنے کی مطابقت ہے۔



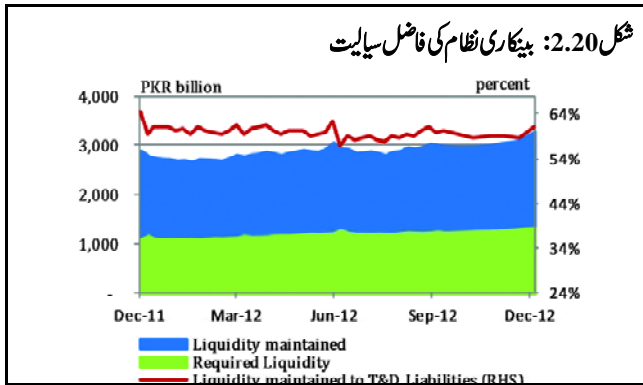
مقابلے میں عرصیت کے فرق کو مسلسل منفی رکھنے میں مدد دی۔ مزید برآں، قلیل مدتی تسکات میں خاصی سرمایہ کاریاں ناکافی ثابت ہوئیں کیونکہ 3 ماہ سے کم عرصیت والے اثاثے اسی مدت کے دوران واجبات سے کم رہے تھے۔

سیالیت کے اظہاریوں میں بہتری دیکھی گئی۔۔۔

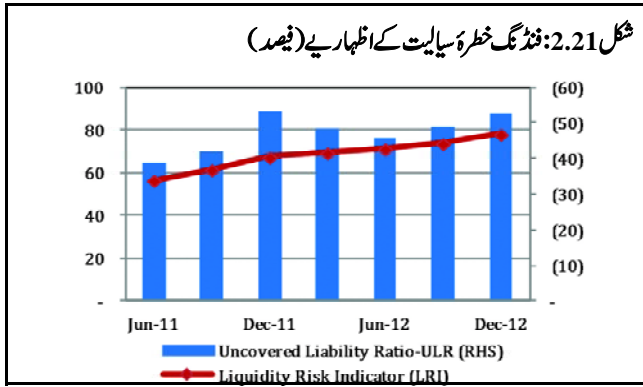
2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران فنڈ پر مبنی سیالیت میں مسلسل اضافے سے سیالیت کے اظہاریوں میں بہتری آگئی (شکل 2.18) اور یہ گزشتہ پانچ برسوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے۔ سیال اثاثے مجموعی اثاثوں اور امانتوں کے تناسب کے لحاظ سے بڑھ کر بالترتیب 48.4 فیصد اور 64.5 فیصد ہو گئے (شکل 2.19)۔ امانتوں میں مسلسل نمو کے باعث میعادی و طلبی امانتوں میں اضافہ ہوا جس کی وجہ سے بینکوں میں رکھی گئی فاضل سیالیت میں معمولی کمی آئی۔ تاہم، تب بھی یہ 24 فیصد کی لازمی شرح سیالیت کی سطح سے دگنی رہی (شکل 2.20) جبکہ امانتوں میں نمو کے باعث قرضوں و امانتوں کا تناسب 36 پوائنٹس کمی کے بعد 52.16 فیصد پر آ گیا۔ تاہم، 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران نجی شعبے میں قرضوں کی بہتر تقسیم کے باعث قرضوں و امانتوں کے تناسب میں کمی کی شرح سست ہو گئی۔



بلا تحفظ واجبات کا تناسب (یو ایل آر) جس سے ادارہ جاتی سطح پر سیالیت کی پیمائش کی جاتی ہے اس میں سیال اثاثوں کے خاصے حجم کے باعث بہتری دیکھی گئی۔ اسی طرح، خطرہ سیالیت کے اظہاریے (ایل آر آئی) میں 30 دنوں کی میعاد کے لیے اخذ کردہ قلیل مدتی سیالیت کو مد نظر رکھا جاتا ہے، وہ بھی خطرہ فنڈنگ کی پست سطح کو ظاہر کرتا ہے جس کا سبب حکومتی تسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری ہے۔ یہ دونوں اظہاریے بینکوں میں سیالیت کی اطمینان بخش صورتحال کو ظاہر کرتے ہیں (شکل 2.21)۔



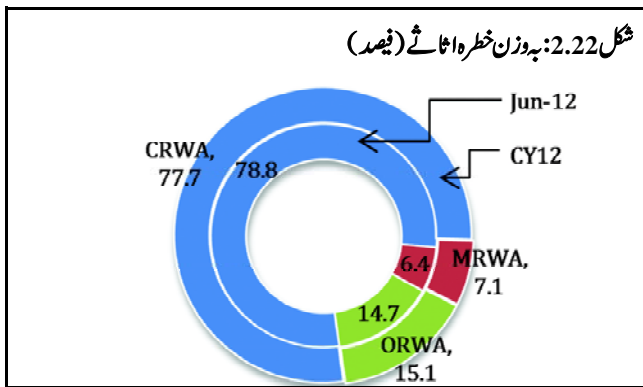
گزشتہ پانچ برسوں کے دوران کرنسی و امانتوں کے تناسب میں مسلسل کمی آئی ہے کیونکہ بینک کامیابی سے نئے فنڈز کو متوجہ کر رہے ہیں۔ گزشتہ برس کی اسی ششماہی کے دوران امانتوں کی مضبوط نمو کے مقابلے میں قرضوں و امانتوں کا تناسب ایک فیصدی درجے سے زائد کمی کے بعد 26.1 فیصد ہو گیا۔ چونکہ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران امانتوں میں اضافہ کچھ کم تھا اس لیے قرضوں و امانتوں کے تناسب میں 73 پوائنٹس کا اضافہ ہو گیا جو بازاری سیالیت میں گنجائش کو ظاہر کرتا ہے، جسے بیدکاری شعبے کو ضرورت کے مطابق استعمال کرنا چاہیے۔



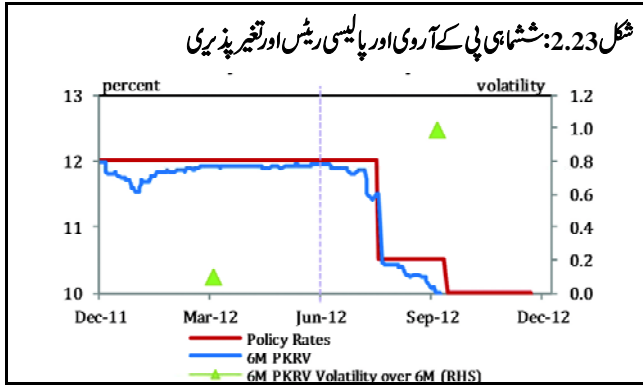
بینک سیالیت کے بعض دھچکے برداشت کر لیں گے۔۔۔ سیالیت کا صحت مند خاکہ مسلسل پانچ روز تک بھاری مقدار میں امانتیں نکلوائے جانے کی صورت میں سیالیت کے شدید دھچکوں میں بینکاری شعبے کی استقامت کو خطرہ کرتا ہے۔ بینکاری نظام میں سیالیت کی کوریج کا تناسب⁴⁰ (ایل سی آر) کے قابل قبول نشانہ سے خاصا اوپر رہا، جیسا کہ بازل سوم میں بیان کیا گیا ہے۔⁴¹

خطرہ بازار

بینکاری نظام کی منڈی کا خا کہ خطر مقامی معاشی صورتحال میں پائی جانے والی غیر یقینی کیفیت اور بیرونی پوزیشن میں جاری دباؤ کے باعث خاصا محدود رہا۔ بیرونی کرنسی اور ایکویٹی اکتشافات پر ضوابطی حدود⁴² اور شرح سود کی پوزیشن نے بینکوں کو خطرہ بازار قابل انتظام حدود میں رکھنے میں مدد دی۔ بینکاری نظام میں خطرہ منڈی کے اکتشافات، جن کی عکاسی منڈی بہ وزن خطرہ اٹاٹھے میں ہوتی ہے⁴³ وہ بھی خطرے کے مجموعی جزدان کے 7 فیصد سے پست رہا (شکل 2.22)۔



پالیسی ریٹ میں خاصی کٹوتی سے خط یافت کسی حد تک عمودی رہا تھا۔۔۔



2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں 2.5 فیصد کٹوتی کی تھی جس سے یہ یک ہندی ہو گیا، جس کی وجوہات میں گرانی میں ست روی، نجی شعبے کے قرضوں کی کمزور نمو، مست مجموعی طلب اور اس کے نتیجے میں جی ڈی پی کی پست نمو شامل ہیں (شکل 2.23)۔ پالیسی ریٹ میں تبدیلی کے متعلق بڑھتی ہوئی توقعات کے ساتھ ساتھ گذشتہ چند برسوں سے حکومتی قرض گیری کی بلند سطح کے باعث 2012ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں دوسری ششماہی کے دوران شبہی نرخ قدرے تغیر پذیر رہے تھے (شکل 2.24)۔ خط یافت نچلی سمت منتقل ہو گیا جبکہ قلیل مدتی افق میں کمی زیادہ نمایاں تھی۔ پی کے آر

وی کے ششماہی نرخوں میں 276 بیس پوائنٹس کمی ہوئی جبکہ 10 سالہ پی کے آر وی یافت میں 179 بیس پوائنٹس کم ہوئے تھے، اس طرح وسط تا طویل مدت میں خط یافت مزید عمودی ہو گیا۔ ششماہی اور 10 سالہ پی کے آر وی کی یافتیں دسمبر 2012ء میں بڑھ کر 230 بیس پوائنٹس ہو گئیں جو کہ جون 2012ء میں 144 بیس پوائنٹس تھیں (شکل 2.25)۔ خط یافت 15 تا 1 برسوں کے دوران زیادہ عمودی رہا تھا جبکہ دونوں جانب یعنی قلیل مدتی (ایک سال سے کم) اور طویل مدتی (15 برس سے زائد) سرے پر یہ کافی حد تک سپاٹ تھا۔

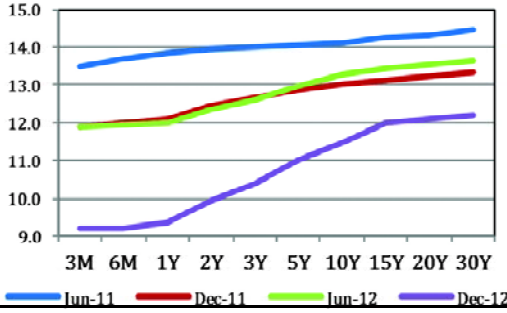
40 سیالیت کوریج تناسب کے لیے ضروری ہے کہ بینکوں کے پاس خاطر خواہ بلند معیار کے سیال اٹاٹھے ہوں تاکہ وہ 30 تقویمی دنوں تک کے منظر نامے میں خاصے دباؤ کا مقابلہ کر سکیں۔

41 اسٹیٹ بینک بازل سوم کے رہنما خطوط کو سختی شکل دینے کے مرحلے سے گذر رہا ہے۔

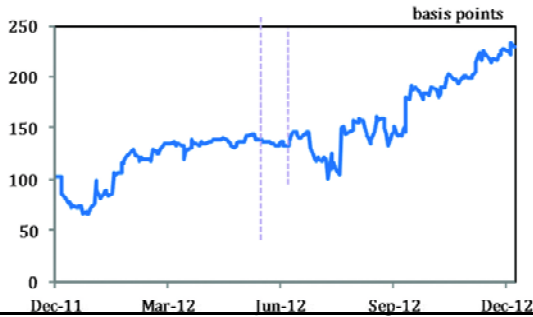
42 اسٹیٹ بینک کے محتاط ضوابط کے تحت بینکوں کی ایکویٹی اور زر مبادلہ دونوں کے لیے حدود مقرر کی گئی ہیں۔

43 بہ وزن خطرہ اٹاٹھے، جنہیں بازل دوم سرمایہ سمجھوتے کے I پر کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے۔

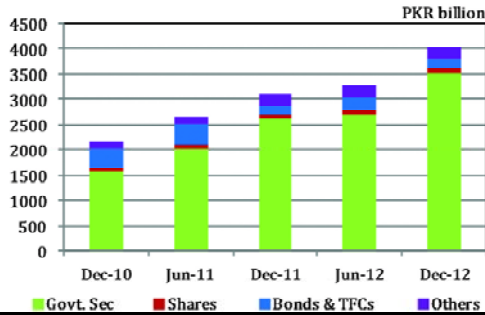
شکل 2.24: خط ہائے یافت



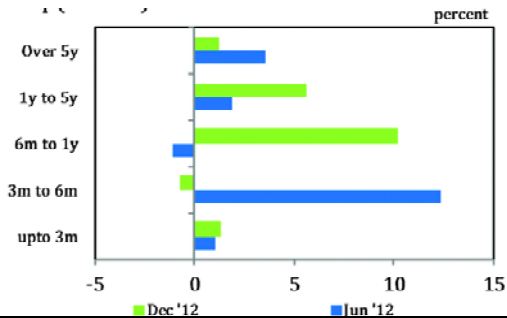
شکل 2.25: میعادی تفاوت: دس سالہ بمقابلہ ششماہی پی کے آروی شرحیں



شکل 2.26: سرمایہ کاریوں کی تفصیل



شکل 2.27: اثاثوں پر ضمانتی تحفظ اور اثاثوں کا تناسب



بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری کے باعث

بینکوں کے معین آمدنی جزدان میں اضافہ ہوتا رہا۔۔۔ مستقل مالیاتی دباؤ اور اس کے نتیجے میں بینکاری نظام سے میزانی قرض گیری کی بلند سطح کے باعث حکومتی تمسکات میں کمی سرمایہ کاریوں میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا (شکل 2.26)۔ پالیسی ریٹ میں کٹوتی اور بڑھتی ہوئی مالیاتی ضروریات کے سبب بینکوں نے دستیاب برائے فروخت زمرے کی سرمایہ کاریوں میں اضافہ کیا جس سے انہیں 2012ء کی دوسری ششماہی میں 22.3 ارب روپے کا بھاری منافع حاصل ہوا جبکہ 2012ء کی پہلی ششماہی میں انہیں 5.5 ارب روپے کا خسارہ ہوا تھا۔

نرخوں کے از سرنو تعین کا مثبت فرق، اگرچہ حدود میں

رہا، لیکن بڑھتی ہوئی شرح سود کی صورتحال میں

خطرہ شرح سود کو بڑھا سکتا ہے۔۔۔

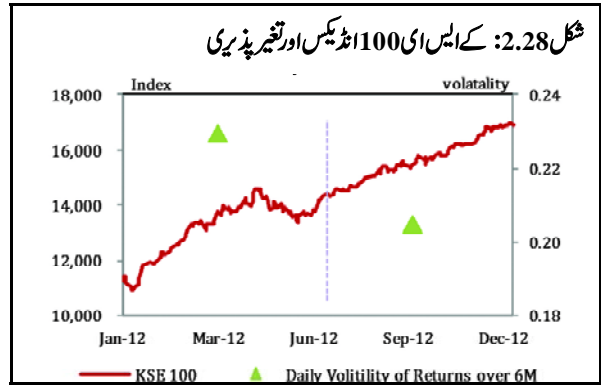
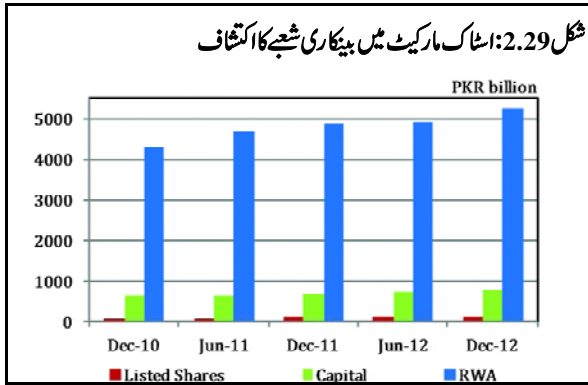
بینکاری نظام کی شرح سود کے اکتشافات بڑی حد تک قابل انتظام حدود میں رہے کیونکہ نرخ حساس اثاثوں اور نرخ حساس واجبات کے درمیان قیمتوں کے از سرنو تعین کا فرق عام طور پر ± 10 فیصد کی قابل قبول حدود میں رہتا ہے (شکل 2.27)۔ تاہم، چھ سے ایک برس عرصیت کی بکٹ میں مثبت فرق 10 فیصد کی حد سے معمولی بڑھ گیا، جس کے ساتھ مجموعی مثبت فرق جو معین امانتوں کی تمسکات کا نتیجہ تھا، بڑھتی ہوئی شرح سود کی صورتحال میں اس سے خطرہ شرح سود لاحق ہو سکتا ہے۔

کراچی اسٹاک ایکس چینج کی عمدہ کارکردگی، ایکویٹی منڈی

میں تیزی کے باوجود بینکوں کے اکتشافات محدود رہے۔۔۔

2012ء کی دوسری ششماہی میں کے ایس ای انڈیکس بلند ترین سطح عبور کر گیا اور 22.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 16,905 پوائنٹس (2012ء میں مجموعی طور پر 49 فیصد اضافہ) تک پہنچ گیا۔ اشاریے میں بتدریج اضافہ ہوا جس نے اسٹاک کے اشاریوں میں تغیر پذیری کو کم کر دیا (شکل 2.28)۔ اسی طرح، 2012ء کی دوسری ششماہی میں بینکوں کے ایکویٹی اکتشافات میں 16 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم، ایکویٹیز میں سرمایہ کاریوں پر ضوابطی حد 44 کے نفاذ نے بینکوں کے مجموعی اکتشاف کو بڑی حد تک قابو میں رکھا جو مجموعی اثاثوں کا صرف 1.4 فیصد اور سرمائے کا 16.4 فیصد تھا (شکل 2.29)۔ اسی لیے، ایکویٹی قیمتوں میں 50 فیصد کمی کے دباؤ کا شکار مفروضاتی منظر نامے کا بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ پر معمولی اثر مرتب ہوگا۔

44 کارپوریٹ / کمرشل بینکاری کے محتاطیہ ضوابط کے مطابق "حصص میں بینکوں کی مجموعی سرمایہ کاریاں ان کی اپنی ایکویٹی کے 20 فیصد سے تجاوز نہیں کرنی چاہیے۔"



کثیر طرفہ ایجنسیوں اور تارکین وطن کی جانب سے رقوم کی آمد اور جاری کھاتے میں فاضل نے روپے ڈالر میں تغیر پذیری کو پست سطح پر رکھا۔۔۔

بڑھتی ہوئی ترسیلات زرا اور اتحادی سپورٹ فنڈ سے رقوم کی آمد کے باعث جاری کھاتے میں فاضل کی وجہ سے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستانی روپیہ قدرے مستحکم رہا (شکل 2.30)۔ اس کی قدر میں 2.6 فیصد کی معتدل کمی 2012ء کے آخر میں ہوئی۔ پاکستانی روپیہ / امریکی ڈالر کی شرح بین الینک منڈی اور کرب مارکیٹ میں دباؤ کا شکار رہی اور دسمبر 2012ء میں 97.70 کی پست ترین سطح پر پہنچ گئی۔ بیرونی رقوم کی اضافی طلب و رسد میں عدم مطابقت نے شرح مبادلہ کی مساوات پر منفی اثرات مرتب کیے۔ علاوہ ازیں، زر مبادلہ کے ذخائر کے بڑے حصے سے آئی ایم ایف کو مقررہ ادائیگی اور تیل کی بھاری ادائیگیاں کی گئیں جس نے 2012ء کی دوسری ششماہی میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

بیرونی کرنسی کی پوزیشن بڑی حد تک مختصر، لیکن قابو میں رہی۔۔۔

رقوم کی آمد کے مقابلے میں بیرونی کرنسی کی بھاری ادائیگیوں کے باعث اضافی طلب کی وجہ سے بینکاری نظام کی مجموعی خالص اوپن پوزیشن (این او پی) مختصر سطح پر رہی۔ اگرچہ مقامی کرنسی کی کم ہوتی قدر نے بینکوں کو کرنسی کے خطرے سے دوچار کر دیا تھا، خاص طور پر جب وہ ان کی خالص پوزیشن مختصر تھی، تاہم اکتشافات بینک کے سرمائے کے تقریباً 2 فیصد قابل انتظام حدود میں تھے (شکل 2.31)۔

